شہ کی یاد آتی ہے، جب تشنہ دہانی مجھ کو
زہر ہو جاتا ہے، اے مجرئی! پانی مجھ کو

کہا زینب نے، کہ اے شمر! نہ چادر کو اتار
خلق میں کہتے ہیں سب مریم ثانی مجھ کو

شاہ کہتے تھے کہ پیری میں گھٹا آنکھ کا نور
علی اکبر نے دیا داغِ جوانی مجھ کو

سب کو دِکھلا کے سناں ابنِ اَنَس کہتا تھا
شکل ہے اس سے پیمبر کی مٹانی مجھ کو

کہا حاکم نے کہ دوں خلعت و جاگیر ابھی
آج مسلم کا پتہ دیوے جو ہاں آنی مجھ کو

کہا کبریٰ نے کہ ہو جاؤں گی آخر بیوہ
لوگو! پہناؤ نہ پوشاک شہانی مجھ کو

جب کوئی کہتا، پیو پانی، تو کہتے سجّادؑ
کیا پیوں پانی کہ بھاتا نہیں پانی مجھ کو

ق

پیٹ کر سر کو یہی کہتی تھی ہر دم صغرا
یاد بابا نے کیا خوب ہی، نانی مجھ کو

کتنا عرصہ ہُوا کوفہ میں، خدا خیر کرے
کیا یہ تقدیر سنائے گی، سنانی مجھ کو

شاہ کہتے تھے کہ اس دشت میں ہوں گا میں شہید
یہ خبر پہنچی ہے ناناکی زبانی مجھ کو

شاہ کہتے تھے کہ ہوتا ہے جگر سو ٹکڑے
یاد جب آتی ہے اکبرؑ کی جوانی مجھ کو

قصے سب محو ہوئے آہ انیسؔ محزوں
یاد جب آئی غمِ شہ کی کہانی مجھ کو